

۲
کتاب خانہ
مدرسہ اسلامیہ
الہ آباد

انڈین فیلکس سن کی فیض سی

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U2822

دیوان لطف

مطبعہ کائنات پریس
مطبعہ کائنات پریس
مطبعہ کائنات پریس



مقول دیگر
 کہ فرزند ان احمد کو ملا درجہ شہادت کا
 کہ فرزند ان احمد کو ملا درجہ شہادت کا
 کہ فرزند ان احمد کو ملا درجہ شہادت کا

مقول دیگر
 کہ فرزند ان احمد کو ملا درجہ شہادت کا
 کہ فرزند ان احمد کو ملا درجہ شہادت کا
 کہ فرزند ان احمد کو ملا درجہ شہادت کا



۲۸۲۲
 بسم الله الرحمن الرحيم
 الف

ازل میں جو شہ پر آیا جو دریا حق کی حجت کا
 ہوا جب عالم آرا آفتاب اوج نبوت کا
 ہوا جلوہ جو عالم گیر نور روی حضرت کا
 شہنشاہی ہی عہدہ حق تعالیٰ کی رسالت کا
 محمد انجمن آرا ہی ایوان رسالت کا
 بیان ہو کس بیان سے وصف اعجاز و کرامت کا
 صفا چشم موسیٰ نور ہی حضرت کی صورت کا
 ہوا داران ظلمت کو سہارا ہی ہدایت کا
 ملا صدیق کو رتبہ صداقت کا رفاقت کا
 علی مرتضیٰ سے کھل گیا ہر عقدہ حجت کا

رویف
 جو بی بی فیض کا چشمہ دریا تھا
 اگر چشمہ ارضیہ فیض کا دنیا میں جاری
 سخاوت کا جامعیت کا ہدایت کا علمت کا
 سخاوت کا جامعیت کا ہدایت کا علمت کا
 سخاوت کا جامعیت کا ہدایت کا علمت کا

مقول دیگر
 کہ فرزند ان احمد کو ملا درجہ شہادت کا
 کہ فرزند ان احمد کو ملا درجہ شہادت کا
 کہ فرزند ان احمد کو ملا درجہ شہادت کا

مقول دیگر
 کہ فرزند ان احمد کو ملا درجہ شہادت کا
 کہ فرزند ان احمد کو ملا درجہ شہادت کا
 کہ فرزند ان احمد کو ملا درجہ شہادت کا

و سیلہ ہے دو عالم کے لیے کافی پتھر کا
ستارہ اوج پر ہے اندرون اپنے مقدس کا
کہ داغ دل میں عالم ہو گیا خوش شید محسوس
لگا ہر شاخ طوبی امین قلم دل کے صنوبر کا
لیا ہے نام جب اسوں قباب ذرہ پر ہو گیا
کہ دھوکا اونپر ہو جاتا احمد و ماہ اختر کا
تو اک اک فقط میں ہر شعر کے عالم ہو گیا ہر کا
کہ جبریل امین کو خوف ہو جیسا پتھر کا
کوئی ناز جو لجاوے رسول پاک کے در کا
خیال خام و لیسے دور کر فساد و لشت کا
نہیں خوابانے دل میرے لگاں بے عطر و عنب کا
کہ ہمایون کو ہو جاتا ہی دھوکا روز محشر کا
لگا کوئی منہ ہی جنت میں نہ ساغر حوض کوثر کا
کہ ہو سر میں نشان تپہ کا اور تپہ میں ہو سر کا

| | |
|---|--|
| <p>ہوں میں بلبلِ باغ و صفِ احمدِ فدا کا عشق ہے جسکو جنابِ سیدِ ابراہار کا وصف جب گلزارِ مین چشمِ مبارک کا کیا</p> | <p>سوزِ بان رکھتا ہے ہر پتہ مری گلزار کا الطف حاصل ہو گا و سکونِ لطیف کچھ شعا کا خواب آنکھوں سے اڑا یا تو گس جمیا کا</p> |
|---|--|

پند و اندرز کا
 ہون کو کیوں نہ آفریں کی تو
 جلتے ہیں سب کہ تو محبوب ہے عشق کا
 تابشِ غرورِ شکر کیو چاہے کسی کو
 سنا ہے ایک دم کہ کوئی سان تھا
 ہم گم گاروں کی بخشش کا
 کہ باخدا آتا وسیلہ احمد بخش
 کج فتنہ کیے غافل سے پہنچ
 ہم سنا کر وصف کو سے احمد شاعر کا
 دھو پیا تو رشید شکر کہ نہیں ازاد و غم
 ہوں میں خاکِ دہنی کی سایہ دیوار کا
 کس زبان سے میں کہوں یہ وصلہ دیدار کا
 قرضت سے نکل جاؤں گا میں آزاد و فصیح
 غلام داری کام پر کس لطف و نیاز کا
 غزل و مہر

کلمہ بندہ حبیب اپنے گلا ہمارا
 انھیں کے ساتھ ہو خوش ہمارا
 ہمارا کہ امت کو اس کی یہ مت شا
 الہ حضرت کی امت میں ہمارا
 بنی ہے مشافعی خوش ہمارا
 دلا ہے ہر شفاعت پر ہمارا
 ہر دستانہ شفاعت پر ہمارا

قلوب میں بھی تو نظر آیا نہ اسے تو نظر
 صورت یعقوب میں اور دیکھنا ہو گیا
 پہلے دنیا سے جو ہم دگر میں عشق بنی
 شکر گوئے لطف بخشش کا دیسا ہو گیا
 ایضا
 بیان کس منہ سے

لطف الطاف خدا ہوتا ہے جس شاعر پر
بجند ہے وہی ملاح ہمیشہ ہوتا

عشق جسبہ نسے جناب مصطفیٰ اکا ہو گیا
 گیسوا احمد کالے دل جسکو سودا ہو گیا
 جیتے جی کچھ ہم سے گردِ حریف مدینا ہو گیا
 وصف تیرے استا نہ یا جناب مصطفیٰ
 کفر کی ظلمت کے کیسا خلق ہوا نصیحتا
 جب بگو پیدا آئی ز زمین سے یہ خدا
 وصف کچھ بوزوں جو بہنئی قد حضرت کا کیا
 پڑھ لیا ہوا سو دم جب رون حضرت پرورد
 جب شائے سو کیا انگشت کے شوقِ انظر
 آگیا فہرہ جو اوس بابر اللہ جی کا تیرہ پا
 استفادہ رو یا ترمی قدرتِ مین آ ابر کرم
 دو جہاں کی نیکنامی ز کئی اوسکو حول
 آپ نے حیرت جو فرائی نہینے کی طرف
 نور حضرت تھا جو ماتھے میں خلیل اید کے

ایضاً

بیان کس منہ سے اور تم دس ہر تیرا
لکھا ہے عرش پر اسم مبارک جا بجا تیرا

ایضاً

کرسے دھوا اور اسی حقیقت کا پتہ لگا
لکھے چپ وصف قرآن میں نہا کہ کب تیرا
بیان کیا گیا کہ میں نے ارون انبیاء تیرا
میں کیجے روز عرش میں نہ ارون انبیاء تیرا
وہ انسان کیا ہے جو علم بصارت سے بے نیاز
میں اسے نور خدا ارض و سما تیرا
عشق کی دولت

شفیع الوریما شفیع الوری
محبی بنحو ایا شفیع الوری
کرون

بہاول قادیان کا ایک شیرازہ
نور الدین کا بیٹا جس نے اپنے چچا کو قتل کیا
کبھی شہر کا دارالاسلام بن گیا
طرح طرح کی خدمت و غلامی رہا

[illegible]

نور اللہ کا تھا تیرا سراپا محبوب
ہو تو خلق بھی لاریٹ پیدا محبوب
قدرت حق کا نظر آئے تماشا محبوب
قدرت زورن ہی ترا غیبت طلبا محبوب
سارے مخلوق پہ چر تر اسایا محبوب
اوسکے دیوانے ہیں ہم ہی جو خدا یا محبوب
اور ہی کچھ نظر آیا مجھے نقشا محبوب
وہ پیغمبر ہیں فقط تو ہے خدا کا محبوب
تو ادھٹھا وے جو کہیں بات خدا کا محبوب
کاش بر آئے مرے دل کی تمنا محبوب
ہے جو دنیا میں ترے عشق سے رومچ محبوب
سیدھا رستہ جو میں تو نہتا محبوب
جون کتان چاک ہی ہر سینے کا پردہ محبوب
رکتا ہے بچہ موٹی الب عیسا محبوب
یا دکر کر تر ہی دیوار کا سیا یا محبوب

| | |
|---|---|
| <p> شہنشاہ کو مبارک ہو ہو ہوا جنت مثل گل جامے میں پھولی نہ سما جنت جان کھوتا ہوں جو وزارت ہر جنت </p> | <p> اکھو حاصل ہے مدینہ میں رضا جنت احمد پاک کے کوچے سے اگر وہی شبیہ ارزو ہے مجھے حضرت کی قدسوسی کی </p> |
|---|---|

اسکو حاصل ہے دینہ میں نصیب جنت
احمد پاک کے کوچی سے اگر وہ تشبیہ
ارزو ہے مجھے حضرت کی قد مبوسی کی

شیخ وزا اہد کو مبارک ہو ہوا ہی جنت
 مثل گل جاے بین پھوئی نہ سما جنت
 جان کھوتا ہوں جو وزارت ہر جنت

یابی
دریافت تا

میراب حبیب فیض کرم سے جہاں ہے
 اور کلمہ لطف نشہ دیدار فیض است
 عشق احمد سنا ہے سنا ہے سنا ہے
 ساقی کو تر لادے جو دل سے
 عشق احمد سنا ہے سنا ہے سنا ہے
 ساقی کو تر لادے جو دل سے
 عشق احمد سنا ہے سنا ہے سنا ہے
 ساقی کو تر لادے جو دل سے

الغیاثی بادشاہ ہر دو عالم الغیاث
 کھینچے ہیں اب گنہ سوزی جہنم الغیاث
 ہو گئی ہے آنکھ ہر یک چاہ زفر الغیاث
 درود دل جاتا نہیں پہلو سوزی کرم الغیاث
 برسوں ہی گنتے رہے جہاں وہم الغیاث
 مثل بلبل نام ہر ساعت ہر دم الغیاث
 روز محشر کہ بکار یگا جسم الغیاث
 جو ش طوفان پر ہوا ہی چشم بزم الغیاث
 دیکھ کجالت کو سیری کتنا غم الغیاث

یا نبی ہوں کی فرقت سو بیدم الغیاث
 دستگیری کمری اسے شلخ روز جزا
 اے درج نبوت ردون کتبک ہرین
 ہاتھ آجائے اگر خاک مدینہ ہوشنا
 بے توسل کی سپیکہ سدرتی توبہ قبول
 دوائیں گذرک شربت کاجو دلمین مشق
 ایک بھی گرامتی دان آپ کار بچا نیگا
 تا خدا کی نہ مدینے کی طرف باد مراد
 ہوں مدینے کی زیارت کو یہیں اندہ بگین

کب تک رہوں میں محبت بیمار الغیاث
 دل ساغر پرشتہ میں ہی خوار الغیاث
 اے تیغ عشق اب رو خدا را الغیاث
 تار نفس ہے دلوگر انبار الغیاث
 جانیگی عاشقوں کی نہ بیکار الغیاث
 کرتار ہو گا یا شبہ ابرار الغیاث
 سنگر بکار او تھے درو دیوار الغیاث
 ہے وہ سیاہ اپنی شب تار الغیاث

تیغ فرق سے ہوں دل افکار الغیاث
 ہجر بنی میں نیست ہے بیکار الغیاث
 کشتی نہیں ہر ات جدائی کی کیا کروں
 ایسا ہوا ہوں اب غم ہجر بنی سوزار
 ہوں حضور سایہ فلک و زباں پر
 بعد فنا اگر نہ حضوری ہو نصیب
 نالہ اگر کروں غم آل رسول میں
 دیو سیاہ مانگر پناہ جسکے خوف سے

کیسوا حرم کا سودا ہے کیا شک
 غفلت کو کہتا ہے دیوانہ کی
 غفلت کو کہتا ہے دیوانہ کی
 غفلت کو کہتا ہے دیوانہ کی
 غفلت کو کہتا ہے دیوانہ کی
 غفلت کو کہتا ہے دیوانہ کی
 غفلت کو کہتا ہے دیوانہ کی
 غفلت کو کہتا ہے دیوانہ کی

دیکھیں کیفیت شہر خراب
 کیا ہے شہر خراب
 دھن کرنت ہی تیغ شہر خراب
 شہر کو فخر نہ آتا کیا فساد
 ایضا
 کھانا سامان کتنے ہیں زراعت
 دولت عشق ہی کے ہیں تو کھانا
 کوزہ مند ہیں کیوں نہ ہو کھانا
 اسے پیٹنے کے آگے ہیں نہ کھانا
 ایک راہ خدا کوں ہی مادی شہا
 سنا جیسا کہ ہے شہر خراب
 سنا جیسا کہ ہے شہر خراب
 سنا جیسا کہ ہے شہر خراب

دولت عشق ہی کے ہیں تو کھانا
 کوزہ مند ہیں کیوں نہ ہو کھانا
 اسے پیٹنے کے آگے ہیں نہ کھانا
 ایک راہ خدا کوں ہی مادی شہا
 سنا جیسا کہ ہے شہر خراب
 سنا جیسا کہ ہے شہر خراب
 سنا جیسا کہ ہے شہر خراب

روز و نوح گمانی
است کی آسان بودی
چاپا پندین جهان طایر سدره که پیر دیال
محبوب خدا و مان بود و ارض شب بمرج
شغی خوش که تانیش زاده من علی سی
تخت بینج خورشید
نورین و نوح چمن نو کار و پیر و طرف
تجارت پند سل اسل شب بمرج

گریوہ نپسان کرم برہمہ احسان آجاکے
 حلقہ خلد کے ہیں اپنے بنی سے سائل
 تنجاو اندر سے جب سرور کو نہیں کیا
 ہر یقین بخش فریادے کرم سے تیرے
 تشنہ تر گیس شملای بارگاہوں میں
 نہ اوٹھیں گے نہ لے گی انھیں جنت جہنم
 جامہ خاک پہ چرب میں نہیں گرد آؤ
 اوٹھیں شاہ کے لئے لطافت رعیت میں لڑا

سپہرے دامن میں عرض اشک کو نہر خراج
 کیا کریں جامہ و عمامہ و چادر محتاج
 پھر درد عالم ہو تر اکیونکہ نہ کیسے محتاج
 دھڑ کو امت تشنہ کی ہو کوثر محتاج
 نہیں کوثر کا ہوں اے ساتی کوثر محتاج
 بیٹھی ہیں آپ کے دروازہ پر اڑ کر محتاج
 حبیب دامن میں لیے جاتے ہیں سفر محتاج
 جسکی درباری نے ہیں لاکھ سکندر محتاج

الضياء

محبوب خدا عرش پر پوچھا پاشب معراج
 محبوب نظر آیا جو تنہا شب معراج
 حاصل یہ ہوا آپ کو رہا شب معراج
 روشن بدریضا سے کف پاشب معراج
 انسان کی کیا جان و نشاۃ ہیچ پوچھے
 کہتے ہیں شفاعت اسے اللہ ہی پر بار

اے لطف جو محو کی چاہا وہی پایا
بات حق نہ ہی کوئی تہنہ شب معراج

| | |
|------------------------------------|------------------------------------|
| درد بھی نہ پایا۔ یہی حاصل شب معراج | تھا قریب محمدؐ کو یہ حاصل شب معراج |
| اچھا است یہ بود میں نعل شب معراج | لب نشینش است کے تھے نعل شب معراج |

پیدار کس دود عشق اسالت آید روح
 جنت بن حلسا بسبب جہاد روح
 عشق دین اسلم بن عربی جو میں چاہان
 شہادت علی کجمن کی لوی پیر درونہ ج
 فضل ہوئی ویراد رسالہ پیر درونہ ج
 ہوئی بہتہ نوابینہ خراب درونہ ج
 راہم ہو رہون کچھ کھنڈہ کیہاوت
 دیکھون تن گریجا کر پیر درونہ ج
 رکھنا ہے دل جو گریجا کر پیر درونہ ج
 نین کھانی پیر درونہ ج
 ائی پیر درونہ ج
 وں پیر درونہ ج

اے لطف جان کو بے غیب روح
 دے لیگی روزِ شمسِ خدا کو بزمِ نبی
 ہوتی آہِ شمسِ تن میں کھاتی رہی
 خدا کے بستوں میں کھاتی رہی

مومن نامہ جو ہر اکھون کی نظر سے چھوڑا جائے
وہ دنیا کی ہر شے سے بے پروا ہو جائے
وہ اپنے دل سے ہر شے کو نکال دے
وہ اپنے دل سے ہر شے کو نکال دے

اک جو ہر آئینہ سویدا نظر آیا
دکھلا د محمد مجھے محشر میں خدا کو
اس صرع سے اب بڑھ کر نہ صرع کوئی ہوگا
اک جھلے میں کیونکر درخیر نگر آتا

زیبا ہے اوسے دعویٰ شاکر دی معبود
جو عید ہے اے لطف شاکر دی محمد

ہے سر میں ازل سے سر سودا محمد
جیوان ہر جو انسان نہیں بکھڑا محمد
بیعت کا کرے حضرت موسیٰ اشارہ
سایہ جو نہیں جسم مٹھ کا یہ ہی وجہ
اسیب قیامت سے بلا میری ڈرگی
توسین کا تھا فاصلہ حق و شب معراج
جاتے ہی وہ دھر عالم بالا گیری آہ
طوبی کی بلندی پہ جو یہ غری رضوان
رور کے یہی کتا ہوں اللہ سیدن بھر
اب سندہ کے سر میں ہی سودا گشت روز
کو تزع کے صد سے نہیں تاب سخن ہی
ہو شمع لحد شمع تولاسے محمد

روایت دال

اس شہ کا بھی حال کوئی دیکھتا ہے
روایت را
یہ احمد سرسے عشق محمد کا حکم
یہ احمد سرسے عشق محمد کا حکم
یہ احمد سرسے عشق محمد کا حکم
یہ احمد سرسے عشق محمد کا حکم

ہون برق تو ہون برق تو ہون برق
ہون برق تو ہون برق تو ہون برق
ہون برق تو ہون برق تو ہون برق
ہون برق تو ہون برق تو ہون برق

کی یہ کہو کہ زیارت نہ دینے پر پوچھا
اسکے شہید چکے تو سب اوسکا افسوس
تا دھڑکے جا کر میندین نہ دینا افسوس
جاچوں کہ میں جی دل سے کہوں کلام خدا
نہاں کر کے زیارت بھی نہیں کے چلے
خدا بنوں غم جو نہ خدا میں ای لطف
میں سے میری اک عالم کو کی کیا افسوس

یہ جا عالم ہستی سے جس شرف افسوس
میں نہ سونے میں بھی حضرت کی زیارت
میں چلا کرت ہونہ افسوس
میں سے میری اک عالم کو کی کیا افسوس

یہ جا عالم ہستی سے جس شرف افسوس
میں نہ سونے میں بھی حضرت کی زیارت
میں چلا کرت ہونہ افسوس
میں سے میری اک عالم کو کی کیا افسوس

| | |
|--|---|
| لب پہ جاری ہو گیا تھکے سحر جمال الہی وہ چھپکا نہ لہو نہ شمع درینہ سے مجھے کیسی جنت کر ہے تھے گور میں منکر نکیر سرمہ آنکھوں کا نہید ہوتا دینے کا غبار ریشک و عطر و شست پائے اوس مجھ کو ساکا لہو حقیقت کوں ہے جز مصطفیٰ بے وضو امی لطف میں نام ہی لیتا ہیں | ہیت اقصیٰ میں صفوں انیا کو دیکھ کر تنگ ہوں اچھر خا تیری جاکو دیکھ کر چلے یہ چکی جناب مصطفیٰ کو دیکھ کر خاک میں ملتا ہوں خجرت ناساکو دیکھ کر کیون نہ شہیدین سو خورش کو پا کو دیکھ کر ساتھ ہوں گھر بھی اوس ہنسا کو دیکھ کر سب ملک قائل ہیں میری اتھا کو دیکھ کر |
|--|---|

روایتِ زرا

| | |
|---|--|
| جیسا بندہ کو سوا اللہ کا محبوب عزیز دفن ہو ہا ہمدینے کی زمین میں گرا لاش عشق محبوب خدا سے ہوں مجھو جان چوستا ہوں کبھی اٹھو تگاتا ہوں کبھی کیون نہ دم عشق نہ کا بھر دینا امی لطف | ہوں کے یوسف نہ تمھیں حضرت یعقوب عزیز حق تو یہ ہے مری مٹی ہو فلک ب عزیز دوست سالک مجھے کہتے ہیں تعجب و عینہ نام حضرت کا ہوا ایسا مجھے کہتے ہیں عزیز سب کو ہوتا ہوا خوش انداز خوش اسلوب عزیز |
|---|--|

روایتِ سین

| | |
|---|---|
| جیتی جی روئے خدا کو نہ دیکھا افسوس سایہ قامت حضرت کا نیا یا مضمون خدمت خادمہ نگاہ نبی ہم کرتے اڑ کے آنکھوں میں کبھی خاک مدینہ نہ پڑی کیون نہ فروز میں ہم خاک اڑائیں ہر پر | کبھی پوری نہ ہوئی دل کی تمنا افسوس دام میں اپنے نہ آیا کبھی عتقا افسوس پاؤں تک اوسکے کبھی ہاتھ نہ پونجا افسوس چشم بے نور ناچنی ہوئی بنیا افسوس ہمسہ قسمت بے چھوڑا ہوا ہوا افسوس |
|---|---|

یہ جا عالم ہستی سے جس شرف افسوس
میں نہ سونے میں بھی حضرت کی زیارت
میں چلا کرت ہونہ افسوس
میں سے میری اک عالم کو کی کیا افسوس

چند روز بعد سے کہ اپنے موروثی شجر سے
لطف حاصل کیا اور اس کے شجر سے
لطف حاصل کیا اور اس کے شجر سے
لطف حاصل کیا اور اس کے شجر سے

| | |
|---|---|
| نام او کا کام آیا اندون ورنہ کبھی ساقی کو شکر کا ہونا مبارک بربان اب عرب میں اسے شہنشاہ عرب مہجولا یا محمد کہتے ہی اسے لطف سب سے | حشت تک ہوتا ہے سو آدم غم غلط تنگی نزع کا ہونے کے دم غم غلط تیرے دور کا نہیں ہوتا کسی دم غم غلط ہے بجا اگر اس وظیفہ کو کہیں ہم غم غلط |
|---|---|

روایت ظا

| | |
|--|--|
| ہوا ہے عشق حبیب خدا خدا حافظ رسول پاک پہ دل آگیا خدا حافظ غنی ہوں دل سے نہیں کچھ غم تیرے اودھ کو جذبہ دل تک پہنچا جس دم خدا دکھائے وہ دن جاؤں چہ پیر کو ہو آشوق سے پہنچو نگا اور کہیں خدا جب آپ کی راہ رو کا دلیسہ دہیان بٹا خدا ہی جانے لگ گیا انتہا میں ہو گا حال پہلا دینے کو جب میں ملا نگہ نے کہا کسی طریق سے شرب پہنچ ہی جائیگا لطف | بشر کا اور یہی جو صلا خدا حافظ رقیب لطف تو کس کا بنا خدا حافظ مرار رسول ہے حامی مرا خدا حافظ قدم قدم پہ یہ آئی صلا خدا حافظ اوسے طحسے کہیں اقربا خدا حافظ مے خبار کا ہے اے صبا خدا حافظ پکار رہی بس میں تیغ قضا خدا حافظ ابھی یہ عشق کی ہی ابتدا خدا حافظ نہرا آفرین لے دیا خدا حافظ اوتھا یا ہند سے اب بستر خدا حافظ |
|--|--|

روایت عین

| | |
|---|--|
| کوئی اسپر نہ ہو گا عاصی و جہد شفیق کیونکہ فرشتہ کے دھر کوئی ہو بخون و بیم حشر تک ہو قی نہ استغفار سے تو بہ قبول | ہوئے ہر امت کے اوس دم سرور عالم شفیق رکتے ہیں تم سے شفیق المذنبین کو ہم شفیق کہ محمد مصطفیٰ ہوئے نہ امی آدم شفیق |
|---|--|

جلو نہ مارو شجر سے کہ اپنے موروثی شجر سے
لطف حاصل کیا اور اس کے شجر سے
لطف حاصل کیا اور اس کے شجر سے
لطف حاصل کیا اور اس کے شجر سے

یہ تو ہے اس کے موروثی شجر سے
لطف حاصل کیا اور اس کے شجر سے
لطف حاصل کیا اور اس کے شجر سے
لطف حاصل کیا اور اس کے شجر سے

عشق ہی میں لطف جو بیا رہن
چند روز خوش گاہا خون بین خواب
ایضاً

اس لطف سے یکیدہ جا شکر
چند کرین عشق سناں
نوع شبنم زلفا خوش

چند لطف سے یکیدہ جا شکر
چند کرین عشق سناں
نوع شبنم زلفا خوش

گر دل شہید عشق رسالت تاب ہو
محبوب ہو خدا کے رسالت تاب ہو
فی شبہ تم ہی شافع یوم الحساب ہو
لے دل جسے خطاب رسالت تاب ہو
کے لطف فن شعر میں تم لا جواب ہو
کیونکہ نہ شوق نعت رسالت تاب ہو
محبوب کبریا جو کبھی بے نقاب ہو
نہ کہ کیا نہ آنکھ کا شیر کی خاک کو
ہم سرناستان نبی سے اوٹھانیک
ہو رہے غیر شربت دیدار مصطفیٰ
سیر برہنیت کی جو ہوس ہو تو عاہو
جسیر تر اکرم ہو خدا مہربان ہو
اک دم گر آپ چشم عنایت ہو دیکھ لیں
لئے نہ تاب دید کی موٹسی کی طرح سے
اکسیر خاک کوئی نبی سے جو ہاتہ آے
حضرت اگر اشارہ ابرو سے رد کرین
پانی پڑے جو جسم مطہر پر آپ کے
پی لے شراب عشق نبی میری طرح سے
عاشق ہوا ہی بندہ بھی تیرے حبیب پر

آسے سوال کو جو ملک لا جواب ہو
خالق کی بارگاہ میں تمھیں بار یاب ہو
لا ریب سب پیروں میں لا جواب ہو
نازل پھر اوس پہ کیون خدا کی کتاب ہو
مضمون لکھو وہ نعت میں جو انتخاب ہو
سب عروں میں لطف تمھیں انتخاب ہو
شرمندہ آفتاب تجل ماستاب ہو
برباو یا خدا دل حسنا خراب ہو
سو گروشین ہوں چرخ کی لاکھ انقلاب ہو
آبجیات ہو و سے کہ کوثر کا آب ہو
تم جیتے جی مدینہ میں داخل شتاب ہو
جسیر تر اغضب ہو خدا کا عتاب ہو
کشت اسید کو مری بجلی سحاب ہو
غش کھائی شمع طور جو تو بیجا ہو
سیاب کی طرح نہ مجھے اضطراب ہو
شیطان کے نصیب تیر شتاب ہو
کیوڑا ہو سید مشک ہو عطر گلاب ہو
پر سیر گار بن کے نہ زار و زراب ہو
چاہے عذاب ہو کہ الہی ثواب ہو

چند لطف سے یکیدہ جا شکر
چند کرین عشق سناں
نوع شبنم زلفا خوش

کلمہ ہر صفت و نقابت
استیاد و شکر
یہ سب باعث ہر فرشتوں
کلمہ ہر صفت و نقابت
استیاد و شکر
یہ سب باعث ہر فرشتوں

حضرت اویخین نے اپنے پیغمبر کے ساتھ
 جنت اویخین میں جہنم کے ساتھ
 جنت اویخین میں جہنم کے ساتھ
 جنت اویخین میں جہنم کے ساتھ

شمار سے ہیں مگر سر پہ پیشمار گناہ
 یہی خطر ہے کہ گھینچیں نہ جانبِ فزع
 غلامِ منتقل و نادم و مجمل اب ہے
 معاف جرم ہو عمل مشکل دو عالم ہو
 تو ہی ہی راوی در ہر توبہ ہی رفیق و شفیع

بجاسے گر ہو سر لطفِ فردان سے بلند
 کہ اوسکا تمنا ہے سردار یا رسول اللہ

بلبل سے فزون تر ہی تمنا ہے مدینہ
 دکھلاے مدینہ مجھے مولائے مدینہ
 گویا ہے زبان بہر سخنماے مدینہ
 یان باعثِ عریانی ہو سو وہ مدینہ
 کہتے ہیں یہی طالب و شیدائے مدینہ
 جب تمنا سمجھا ہوا ایسا ہے مدینہ
 اسے لطف کرے لطف جو مولائے مدینہ
 مسمور تجلا ہے ہر اک کو چہ و بار بار
 آہوے حرم ہی نظر جو سے خوش چشم
 مسی کو کہوں عرش تو مینار کو سدرہ
 کہتے ہیں جسے عرش بریں کسی بلوکی
 نہ خواہش فردوس نہ پروا میارم ہے

یہ بار بس ہے گرانبار یا رسول اللہ
 گنہ گار کے ہوئے ہار یا رسول اللہ
 مدد ہی آپ کی درکار یا رسول اللہ
 بحق حمید رکرا یا رسول اللہ
 تو ہی ہے یار و مددگار یا رسول اللہ

دل پرینا ہے عیب گریا کیو اسط
 لاسے بندہ کمان سے حقیقی کی زبان
 اٹھ کر مل تری وصف و شایا کیو اسط
 ہونی یا مقبول درگاہ خند اسط
 ہاتھ جب امت اوٹھاتی ہے دعا کیو اسط
 اور اب کیا چاہیے روزِ خزا کیو اسط
 دو جہان میں ایک بھی خفا کیا تیرہ جنت
 اور کیا پیدافراق مصطفیٰ کیو اسط

وہ سنا کہ میں ملک
میرہ خیر الوریٰ خیر الورایہ امیر
ہنکے باعث میں ہوئی تھی اپنی توبہ قبول
نام خدا پسند امیر

انفرکار و سچ ہو کر دود ہو کر کتابی آج
سنکر دینا کار تعظیم نبی سے باز آؤ
آومی کیا ہیں فرشتے ہو تو ہیں ایسے دم گھڑ

کافرو کا فور ہو نور الہدایہ ایہو سے
سیر کے بل اوٹھو منوجب صطفا پیر الہ
سنتے ہیں جہدم حبیب کیر ایہو

یہ اوصاف ہیں کے نور کا مجلس میں ہر اس دم جلو
نور سے اے لطف چمکے انبیا سید اہل سے

لوحِ فخر انبیا صلی علیہا وسلم سے
 زمینتِ ارض و سماصل علیہا ہوئے
 حامد و محمود وائحہ خاص ہے جنکا لقب
 حضرت آدمؑ سے جن حضرت کا تھا پہلا ظہور
 نور سے جنکے ہوئی تھی آتشِ خرد و سرد
 نوحؑ کی کشتی پہی جنکے سبب طوفان سے
 اے خضر تھی تلوگوں کی پیروی کی جستجو
 ہر نبیؑ کے جو شبِ موعود ہونگے مقتدا
 کیونکہ بت ساری خدا فی کونکر ہیں آج
 رجبتِ خورشید پر ہو جنکو طاقتِ ماصیو
 نزع میں مرقدینِ محشر میں کہیںکے جو درد
 ہاتھ میں جنکے لوایِ محمد ہو گا روزِ محشر
 جہ کہ ہمارے سے پہلے بخشا انیسویں مضمین
 آج امت کے نہ کیوں ہوں شاہِ دستارِ وغنے

شاہ فرخ روز جزا اصل علی پیدا ہوئے
روفتی بہر دوسرا اصل علی پیدا ہوئے
وہ محمد مصطفیٰ اصل علی پیدا ہوئے
اب و ختم نبیا اصل علی پیدا ہوئے
آج وہ نور خدا اصل علی پیدا ہوئے
آج وہ ہی نا خدا اصل علی پیدا ہوئے
کو وہ رہبر ہنما اصل علی پیدا ہوئے
وہ امام و پیشوا اصل علی پیدا ہوئے
نظر ذات خدا اصل علی پیدا ہوئے
آج وہ شمس الضحیٰ اصل علی پیدا ہوئے
آج وہ مشکل کشا اصل علی پیدا ہوئے
وہ شہر روز جزا اصل علی پیدا ہوئے
عاصیو وہ پیشوا اصل علی پیدا ہوئے
مقصود شاہ و گدا اصل علی پیدا ہوئے

[illegible]

ف

فردا کو یک نام ایک فرد شریک ہو گیا
کیونکہ سب کے لئے ایک ہی دوا ہے
لہذا کہ ایک نام ایک فرد شریک ہو گیا
کیونکہ سب کے لئے ایک ہی دوا ہے

— — — — —

date last stamped. A fine of \$100 is charged for each day the book is kept over time. *SPU* *1913*

1915 1000

1000 1000

1000 1000